49030 ـ توحید کا معنی اور اس کی اقسام

سوال

توحید کا معنی اور اس کی اقسام کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

توحید کا لغوی معنی:

توحید لغت عرب میں وَحَّدَ يُوَحِّدُ فعل کا مصدر ہے اور جب اس کی نسبت اللہ کی وحدانیت کی طرف کی جائے اور اسے ان صفات و ذات میں شریك ہونے سے انفرادی وصف دیا جائے تو یہ وحدانیت کا وصف کہلاتا ہے، اور شد مبالغہ کے لیے ہے یعنی اللہ کی وحدانیت کا وصف مبالغہ رکھتا ہے.

اور عرب کا قول ہے: واحد و احد و وحید یعنی وہ منفرد ہے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی واحد ہے یعنی وہ سب حالات میں شریکوں سے منفرد ہے.

چنانچہ توحید اس بات کا علم ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ایك ہے اس کی کوئی نظیر نہیں، تو جو کوئی بھی اللہ کا علم اس طرح نہیں رکھتا، یا پھر وہ اسے وحدہ لا شریك کا وصف نہیں دیتا تو وہ اللہ کو ایك نہیں مانتا.

توحید کی اصطلاحی تعریف:

اللہ تعالی کو الوہیت و ربوبیت اور اسماء صفات میں یکتا و اکیلا ماننا.

اور یہ تعریف بھی ممکن ہے: یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ اپنی ربوبیت و الوہیت اور اسماء صفات میں وحدہ لا شریك ہے.

اس اصطلاح " توحید " یا اس کے مشتقات کا اس معنی پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کتاب و سنت سے ثابت ہے اور کتاب و سنت میں استعمال کیا گیا ہے، ذیل میں اس کی چند ایك مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

قل هوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد .

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایك (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے.

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم سب کا معبود ایك ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے البقرۃ (163).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا:

وہ لوگ بھی قطعا کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تعالی تین میں سے تیسرا ہے، در اصل اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں المناك عذاب ضرور پہنچے گا المآئدۃ (73).

اس موضوع کے متعلق آیات بہت زیادہ ہیں.

اور صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا:

" آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے تم انہیں سب سے پہلے اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ تعالی کی توحید کا اقرار کریں، جب وہ اس کی پہچان کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کي ہیں، جب وہ نماز ادا کرنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائیگی، جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ لے لینا، اور لوگوں کے بہترین اورافضل اموال سے اجتناب کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7372) صحیح مسلم حدیث نمبر (19).

اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: اس پر کہ اللہ کو ایك مانا جائے، اور نماز کی پابندی کی جائے، اور زکاۃ کی ادائیگی کی جائے، اور رمضان المبارك کے روزے رکھے جائیں، اور بیت اللہ کا حج کیا جائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

چنانچہ ان سب نصوص میں توحید سے مقصود کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمدا رسول اللہ " کے معنی کا اثبات ہے، جو کہ دین اسلام کی حقیقت ہے، جس کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ اصطلاح اور کلمات مترادفہ کتاب میں سنت میں کئی ایك مقام پر وارد ہیں.

ان میں سے بعض الفاظ تو سابقہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالی عنہ میں بیان ہوئے ہیں:

" کہ تم اہل کتاب کے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جب ان کے پاس پہنچو تو انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1496).

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت میں ہے:

" اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

تو یہ اس کی دلیل ہے کہ کہ کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمدا رسول اللہ " کی حقیقت توحید ہے، اور یہی وہ اسلام ہے جسے دیکر اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جن و انس کی طرف مبعوث فرمایا، اور یہی وہ دین ہے جس کے بغیر اللہ تعالی کسی اور دین اختیار کرنے پر راضی نہیں ہو گا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے آل عمران (19).

اور ایك دوسرے مقام اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ دین اپنائے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائیگا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا آل عمران (85).

جب یہ معلوم ہو گیا تو یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ علماء کرام نے توحید کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

توحيد ربوبيت

توحيد الوہيت

توحيد اسماء و صفات

توحيد ربوبيت:

اللہ تعالی كو اس كے افعال مثلا خلق اور تدبير اور زندہ كرنے اور مارنے روزى دينے وغيرہ افعال ميں يكتا ماننا.

اس توحيد كے كتاب و سنت ميں بہت دلائل پائے جاتے ہيں ان ميں سے بعض دلائل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (13532) كے جواب كا مطالعہ كريں.

لہذا اگر كسى نے يہ اعتقاد ركھا كہ اللہ كے علاوہ اور بھى كوئى خالق ہے، يا مالك ہے يا روزى رساں ہے، يا اللہ كے علاوہ كوئى اور اس جہان ميں تصرف كرنے والا ہے تو اس نے توحيد كى اس قسم ميں خلل پيدا كيا اور اللہ كے ساتھ كفر كيا.

كيونكہ پہلے دور كے كفار اور مشركين مكہ بھى اس توحيد كا اجمالى طور پر اقرار كرتے تھے، اگرچہ وہ اس كى بعض تفصيل ميں مخالفت بھى كرتے تھے، اس كے اقرار كى دليل بہت سارى آيات ميں پائى جاتى ہے جن ميں سے چند ايك درج ذيل ہيں:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور اگر آپ ان سے يہ سوال كريں كہ آسمان و زمين كو كس نے پيدا كيا، اور سورج اور چاند كو كس نے مسخر كيا ؟ تو البتہ وہ ضرور يہ كہينگے اللہ نے، تو وہ كدھر الٹے جا رہے ہيں العنكبوت (61).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

اور اگر آپ ان سے دريافت كريں كہ آسمان نے پانى كس نے نازل كيا اور اس سے زمين كو بنجر ہونے كے بعد زندہ كس نے كيا ؟ تو وہ ضرور كہينگے اللہ نے، آپ كہہ ديں سب تعريفات اللہ ہى كى ہيں، بلكہ ان ميں اكثر عقل نہيں ركھتے العنكبوت (63).

اور ايك مقام پر رب العزت كا فرمان اس طرح ہے:

اور اگر آپ ان سے دريافت كريں كہ انہيں كس نے پيدا كيا ہے ؟ تو وہ ضرور كہينگے اللہ نے، پھر وہ كدھر الٹے جا

رہے ہیں الزخرف (87).

ان آیات میں اللہ سبحانہ و تعالی نے بیان فرمایا ہے کہ کفار بھی اس کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی خالق و مالك اور مدبر ہے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے عبادت میں اللہ کی توحید کا انکار کیا جو ان کے عظیم ظلم اور شدید بہتان اور ضعف عقل کی دلیل تھی، کیونکہ ان صفات کا مالك اور ان افعال میں انفرادیت رکھنے والے کی ہی عبادت کرنی چاہیے، اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ ہو، اور صرف اس اللہ کو ہی یکتا و تنہا اور ایك مانا جائے، اللہ سبحانہ و تعالی پاك اور بلند و بالا ہے اس سے جو وہ شرك کرتے ہیں.

اس لیے جو کوئی بھی توحید ربوبیت کا صحیح اقرار کرتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ توحید الوہیت کا بھی اقرار کرے.

توحید الوہیت یہ ہے کہ:

اللہ تعالی کو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی قولی و عملی عبادت میں یکتا و اکیلا مانا جائے، اور اللہ کے سوا باقی سب کی عبادت کی نفی کی جائے چاہے وہ کوئی بھی ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا الاسراء (23).

اور ایك مقام پر رب العزت کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریك نہ کرو النساء (36).

اور اسے توحید اللہ افعال العباد کہنا بھی ممکن ہے، اور اسے توحید الوہیت کا نام بھی دیا جاتا ہے:

کیونکہ یہ اللہ کی عبادت اور اسے الہ معبود تسلیم کرنے پر مبنی ہے، کہ اللہ کی عبادت محبت و تعظیم کے ساتھ کی جائے.

اور اسے توحید عبادت بھی کہا جاتا ہے:

کیونکہ بندہ اللہ تعالی کے احکام کی ادائیگی اور ممنوعات سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتا ہے.

اور اسے توحید طلب اور قصد و ارادہ کا نام بھی دیا جاتا ہے؛ کیونکہ بندہ کا مقصد و ارادہ اللہ کی رضامندی و خوشنودی ہے اور خالصتا اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے خالص اسی کی عبادت کرتا ہے.

یہی وہ قسم اور نوع ہے جس میں خلل پایا جاتا ہے، اور اسی توحید الوہیت کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی نے رسول

مبعوث کیے اور کتابیں نازل فرمائیں، اور اسی کی وجہ سے مخلوقات پیدا کی گئیں، اور شریعت بنائی گئیں، اور یہی وہ توحید الوہیت ہے جس میں انبیاء اور ان کی قوموں کے درمیان جھگڑا ہو، اور مخالفت کرنے والے ہلاک کر دیے گئے اور مومنوں کو نجات حاصل ہوئی.

اس لیے جس نے بھی اس توحید الوہیت میں خلل پیدا کیا اور کسی بھی قسم کی عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جائز سمجھا تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا اور فتنہ میں پڑ گیا اور سیدھی راہ سے بھٹک گیا، اللہ تعالی ہمیں سلامت و محفوظ رکھے.

اور توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ:

اللہ کے اسماء و صفات میں اللہ کو یکتا و تنہا مانا جائے، اس لیے بندے کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی کے اسماء و صفات میں اس کا کوئی مثل نہیں، یہ توحید دو اساسی اشیاء پر مبنی ہے:

پہلی اساس:

اثبات:

یعنی اسماء حسنی اور صفات علی میں سے جسے اللہ تعالی نے اپنے لیے ثابت کیا ہے، یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ثابت کیا ہے اسے بغیر کسی تشبیہ و مثال کے اسی طرح ثابت کیا جائے جس طرح اللہ کے شایان شان ہے، اور اس کے معانی میں کسی بھی قسم کی تحریف و تاویل نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے حقائق کو معطل کیا جائے اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کی جائے.

دوسری اساس:

تنزیہ: کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو ہر قسم کے عیب سے منزہ و پاک مانا جائے، اور ان صفات نقص کی اللہ سے نفی کی جائے جن کی اللہ نے خود نفی کی ہے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اس کی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے .

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے آپ کو مخلوق کی مماثلت سے منزہ کیا ہے، اور اپنے لیے صفات کمال ثابت کی ہیں جس طرح اللہ کے شایان شان ہیں.

دیکھیں: الحجۃ فی ببیان المحجۃ (1 / 305) اور لوامع الانوار البھیۃ (1 / 57).

والله اعلم .